

جامِ جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر سو گند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے
 میں کون اور رنجیتہ ہاں اس سے دعا جزا بساطِ خاطر حضرت نہیں مجھے
 سہرا لکھا گیا، زرہ امتثالِ امر دیکھا کہ چارہ غیر اطاعت نہیں مجھے
 مقطع میں آپڑی تھی سخن گسترانہ مقصود اُس سے قطع محبت نہیں مجھے
 روئے سخن کسی کی طرف ہو، تو رو سیاہ سودا نہیں، جنوں نہیں، حشت نہیں مجھے
 قسمت بُری سہی، طبیعت بُری نہیں ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے

صادق ہوں اپنے قول میں غالبِ خدا گواہ

کتنا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

ذوق نے خود یا بادشاہ کے ایما پر سرے کے معامے میں حریفانہ انداز
 اختیار کر لیا تو مرزا نے یہ قطعہ بطورِ معذرت پیش کر دیا۔

اس سلسلے میں ایک ضروری گزارش اور ہے۔ بعض روایتوں میں بتایا گیا ہے
 کہ زینت محل بیگم نے اہل دربار کو تاکید کر دی تھی، ذوق کا سہرا پڑھا جائے تو کسی شعر
 کی داد نہ دیں۔ چنانچہ چار پانچ شعر سن کر درباری خاموش رہے۔ جب بادشاہ نے
 ستائشِ شرع کی تو درباری بھی خاموش نہ رہ سکے۔

یہ افسانہ سراسر بے بنیاد ہے۔ نہ بیگم کو ایسی تاکید کی ضرورت تھی، نہ موقع
 اور محل اس کا متقاضی تھا۔ اگر بیگم اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھانا چاہتی تو وہ بادشاہ
 ہی سے کہہ سکتی تھی، جو بیگم کے زیر اثر تھا اور جس نے بیگم کے اصرار پر میرزا جوں
 بخت کی ولی عہدی کے لیے کوشش کے سلسلے میں بڑے بیٹوں کے مسلمہ حقوق
 سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ ایسے افسانے صرف ذوق کی پاسداری میں تیار